نمبر ۵۷ | ۱۹- رجب ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۹ر نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

۴ر نومبر قادیان کے قریب ایک گاؤں گلانوالی میں کامیاب مباحثہ ہوا جہاں قادیان کے بھی بہت سے احباب گئے۔

۷ر نومبر والدہ شیخ جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کی نعش قادیان لائی گئی اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے ۷ر نومبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں ذکر حبیبؑ پر تقریر کی۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ کے مضامین

۲۶ر نومبر کو ہندوستان کے طول وعرض اور بعض بیرونی ممالک میں بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو جلسے منعقد ہونگے۔ ان کے لئے اب کے حسب ذیل مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو غلامی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے کیا کچھ کیا۔

(۲) معاملات دنیویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اصولاً اور عملاً کیا ہدایات دیں۔

ان مضامین کے متعلق نوٹ تیار کرانیکی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن چونکہ مضامین تنگ وقت میں تجویز ہوئے ہیں۔ اس لئے سکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے۔ کہ اس سال نظارت کے نوٹوں پر ہی انحصار نہ رکھیں بلکہ ان جلسوں کے لئے ابھی سے مقررین نامزد کر کے انہیں کہیں۔ کہ وہ خود بھی ان مضامین کے متعلق ضروری تیاری کریں۔ تاکہ اگر نظارت کے وقت پر نوٹ نہ پہونچ سکیں۔ تو انہیں تقریر کرنے میں مشکل نہ پیش آئے۔

اس کے متعلق احباب کی سہولت اور آسانی کے لئے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ گذشتہ سالوں میں الفضل کے جو خاتم النبیین نمبر شائع ہوچکے ہیں۔ ان میں ان مضامین پر بہت کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ جن احباب کے پاس وہ پرچے نہ ہوں۔ وہ دفتر الفضل سے منگا کر ان کا ضرور مطالعہ کریں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان

الجماعة الاحمدیة فی البلاد العربیة

نو مبایعین

گذشتہ رپورٹ کے بعد اس وقت تک مندرجہ ذیل اصحاب داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ (۱) السید بدرالدین الحصنی دمشق۔ یہ برادرم السید منیر آفندی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ (۲) السید مصطفیٰ غضی برجا۔ یہ دوست علاقہ لبنان کے تاجر پارچات ہیں۔ (۳) السید محمود عمر نحلاوی (۴) السید محمد عبدالعزیز آفندی (۵) السید عبدالرؤف آفندی توکل (۶) محمد محمود رسمی۔ موخر الذکر چاروں احباب قاہرہ (مصر) کے رہنے والے تعلیمیافتہ نوجوان ہیں۔ (۷) الشیخ محمد امین الحاج برجا۔ یہ دوست بیروت میں ملازم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔

مناظرات

گذشتہ رپورٹ کے بعد الشیخ العبوشی کے ساتھ بقیہ ترین موضوعات پر مباحثات ہوئے۔ اس کی ناکامی کی وجہ سے اس کے تمام ساتھی اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ ان مناظرات سے احباب جماعت نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور بعض دوست دلائل از بریاد کر رہے ہیں۔ مفتی عکا کے ایک شاگرد نے مفتی صاحب کی مناظرہ پر آمادگی کا اظہار بذریعہ خط کیا تھا۔ لیکن شرائط مناظرہ پر کوئی جواب نہیں دیا۔ حیفا کے الشیخ کامل القصاب سے شرائط مناظرہ کے متعلق خط و کتابت ہوئی۔ وفات مسیح اور ختم نبوت پر بحث سے اس نے انکار کر دیا۔ اور وقت مناظرہ کی تعیین اور تقسیم تک تسلیم نہ کی۔ تحریری مناظرہ سے بھی انکار کر دیا۔ آخر خط لینے سے ہی انکار کر دیا۔ اور اس طرح اپنے چیلنج مناظرہ سے گریز کر گیا۔ عنقریب خط و کتابت شائع کر دی جائیگی۔

تحریری مناظرہ میں کامیابی

احباب کو یاد ہوگا۔ کہ مصر کے ایک ازہری عالم الشیخ محمد الحافظ سے ختم نبوت پر تحریری مناظرہ قرار پایا تھا۔ باقاعدہ شرائط طے ہو چکے تھے۔ میں نے مدت مقررہ میں پہلا پرچہ رجسٹری کرا کر ان کو بھیجدیا۔ انہیں ایک ماہ کے اندر اندر جوابی پرچہ مجھے بھیجنا چاہئے تھا۔ لیکن ایک مہینہ گزر جانے کے بعد ۵ ؍ اگست کو ان کا خط آیا۔ کہ "حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مولد شریف کے باعث میں آپ کے پرچہ کا جواب نہیں شروع کر سکا۔ کیونکہ ہم مہینہ بھر اس یادگار میں مشغول رہتے ہیں۔ آج رات سے جبکہ مولد ختم ہو چکا ہے۔ میں نے آپ کا جواب لکھنا شروع کر دیا ہے۔"

مگر اس خط پر بھی پونے دو ماہ ہوتے ہیں۔ لیکن جواب نہ آنا تھا نہ آیا۔ جاء الحق وزھق الباطل۔ ان الباطل کان زھوقا۔

ایک پروفیسر سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں مکان پر آنے والوں میں یروشلم کے پروفیسر جورج الخوری بھی ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ میں نے عیسائیت کے متعلق آپ کا مضمون پڑھکر چاہا۔ کہ آپ سے ضرور ملاقات کروں اور مزید لٹریچر حاصل کروں۔ چنانچہ گفتگو کے بعد انہیں عیسائیت کے متعلق ٹریکٹ پیش کئے گئے۔ وہ مجھے بیت المقدس آنیکی دعوت دے گئے ہیں۔

ایک شیعہ نمبردار کا خط

قصبہ البصة کے شیعہ نمبردار صاحب پادریوں کا ایک پمفلٹ بھیج کر جواب کے لئے درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "چونکہ مجھے معلوم ہے۔ کہ میں اور ہمارے علماء بھی اس ٹریکٹ کا جواب نہیں دے سکتے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ آپ ضرور اس کا جواب تحریر کریں۔ امید کہ میری یہ درخواست ضرور قبول ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ لوگوں کو پادریوں کے دجالی فتنہ کے نابود کرنے کے لئے خاص کیا ہے۔"

درحقیقت ان ممالک میں علماء کی بے اعتنائی اور عیسائی پروپیگنڈا کی کثرت کی وجہ سے مسلمان دبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور بجز احمدیت کوئی چارہ کار نہیں۔

امریکہ سے ایک شامی کا خط

ایک غیر احمدی دوست علی سعید حمصی نامی شہر ... امریکہ سے ہمارے رسالہ البشارة کی تعریف کرتے ہیں۔ اور پھر دہریوں کے عربی رسالہ "الشمس" کی ایک کاپی بھیجکر اس کے ایک مضمون کے جواب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"وبما انکم انتم ابناء بجدة ھذا المیدان جئنا نلتمس من فضلکم وغیرتکم الدینیة ان تسمعونا من صریر قلمکم ما یشفی صدور قوم مؤمنین۔"

ایک ٹریکٹ کا اثر

گذشتہ دنوں عیسائی پادریوں سے مبیّن سوالات نامی ٹریکٹ شائع کیا گیا تھا۔ اس کی تاثیر کا اندازہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کافی شاہد ہیں۔

۱۔ قاہرہ کی جمعیة الوعظ والارشاد کے ماہواری آرگن مجلة "التقوی" نے اس ٹریکٹ کو من وعن اپنے نمبر ۱۱ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں شائع کیا ہے۔ اور تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے "جاءتنا ھذہ الاسئلة القیمة من المبشر الاسلامی القدیر صاحب التوقیع موجھة الی دعاة المسیحیة ولسنا نطمع من ھؤلاء او غیرھم ان یجیبوا علی ھذہ الاسئلة بغیر الصمت والاقرار"

یعنی ہمارے پاس مندرجہ ذیل زبردست سوالات قابل مسلم مشنری جنکے دستخط نیچے ثبت ہیں کی طرف سے آئے ہیں۔ ان سوالات کا رُخ عیسائی پادریوں کی طرف ہے۔ اور ہمیں بالکل امید نہیں۔ کہ یہ پادری یا انکے علاوہ کوئی اور ان سوالات کا بجز خاموشی اور تسلیم کے کوئی جواب دے سکتا ہے۔

۲۔ فلسطین کے اخبار "الجامعة الاسلامیة" نے ٹریکٹ مذکور کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"والمنشور یتضمن عشرین سؤالاً وجھھا الاستاذ الجالندھری الی المبشرین المسیحیین وحاجھم بقوة تدل علی سعة اطلاع" (۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

یعنی ٹریکٹ بیس سوالات پر مشتمل ہے۔ جنہیں الاستاذ الجالندھری نے پادریوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ان سے زبردست دلائل سے گفتگو کی ہے جو وسعت معلومات پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۔ کل ہی مجھے قصبہ لُد سے ایک عیسائی کا ان سوالات سے چڑ کر گالیوں سے پُر خط ملا ہے۔ مگر اس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

۴۔ قاہرہ کے قبطی عیسائیوں کا رسالہ "المنارة" اس ٹریکٹ سے بہت پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ یہ سوالات ملحدوں اور دہریوں کے ہیں۔ اور کبھی کہتا ہے۔ جو شخص یہ سوالات کرتا ہے۔ وہ قرآن مجید کا منکر ہے۔ یہ رسالہ ایک بدزبان پادری کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ وہ بجائے جواب دینے کے غیر احمدیوں کو اکسا رہا ہے۔ کہ تم لوگ احمدیہ لٹریچر کیوں لیتے ہو۔ ان پر تو علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ آجتک اصل سوالات میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دے سکا۔ الحمد للہ رب العالمین

لبنان میں تبلیغ

برجا سے الشیخ عبدالرحمن صاحب کا خط آیا ہے جس میں انہوں نے تبلیغی حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں احمدیہ نشرات کے مطالعہ کا شوق بڑھ رہا ہے۔ پہلے جو لوگ سخت نفرت کرتے تھے۔ اور بات تک کرنے سے بیزار تھے۔ اب خود مکان پر آ کر رسالے طلب کرتے ہیں۔ نوجوان طبقہ میں عام طور پر یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ عیسائیوں کا جواب صرف احمدی ہی دے سکتے ہیں۔

شام میں تبلیغ

اخویم السید مصطفےٰ النویلاتی علاقہ شام سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حالات خوشکن ہیں۔ کورانہ تعصب دور ہو رہا ہے۔ اور بہت سے لوگ ہمارے قریب ہو رہے ہیں۔ ہم لوگ ٹریکٹ تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ جس سے لوگوں پر اچھا اثر ہے۔ بعض سعید طبائع تحقیق حق کی طرف متوجہ ہیں۔

مصر میں تبلیغ اور حالات جماعت

جماعت احمدیہ قاہرہ کے افراد باقاعدہ طور پر تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ گذشتہ دنوں بعض مشائخ کی انگیخت سے بعض شریروں نے ہمارے بعض دوستوں کو پیٹا۔ احباب نے نہایت اخلاص اور شجاعت کا نمونہ دکھایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمن اپنے اس منصوبہ میں بھی ناکام ہوا ہے۔ والحمد للہ۔ پولیس کی طرف سے بعض سرکاری کارروائی کے سوا کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ ... اس لئے احباب مصر جماعت کے بزرگوں کی دعاؤں کے خاص طور پر محتاج ہیں۔

حادثہ مذکور کیوجہ سے مصری اخبارات میں احمدیت کا ذکر شروع ہو گیا۔ مخالف و موافق آراء کا اظہار کیا گیا۔ ایک دوست نے الاہرام میں جو مصر کا سب سے بڑا اخبار ہے احمدیوں کے عقائد کے عنوان سے ایک نوٹ شائع کرایا جس پر ایڈیٹر المنار نے جو ... یہ سلسلہ کا پرانا دشمن ہے۔ ایک مضمون جواباً لکھا اور لوگوں کو تاکید کی۔ کہ احمدیوں سے بالکل گفتگو نہ کریں۔ کیونکہ اسطرح عقائد خراب ہو جاتے ہیں۔ اسکے جواب میں ہمارے بھائی عبدالعزیز حمصی آفندی نے اخبار السیاسة میں ایک بسیط مضمون لکھا جس پر ایڈیٹر المنار ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ر رجب ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت

آریوں کی نمائشی ترقی میں ان کا تنزل

آریوں کا نمائشی مظاہرہ

آریوں کو چونکہ اپنی نمائش کرنے اور دھوم دھام دکھانے کے سامان میسر ہیں۔ ان میں بڑے بڑے مالدار لوگ ہیں۔ اور ہر خیال و ہر عقیدہ کے ہندو انہیں ہر قسم کی بے دریغ امداد دیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ساری طاقت، ساری ہمت۔ اور ساری کوشش صرف کر کے حال میں اپنی ظاہری شان و شوکت کا اجمیر میں مظاہرہ کیا۔ ہندو اخبارات کا اندازہ ہے۔ کہ کم از کم پچاس لاکھ روپیہ صرف کرایہ ریل ادا کیا گیا۔ "ایک لاکھ کے قریب آریہ" جمع ہوئے۔ "تین میل لمبا جلوس" نکالا گیا۔ "بیسیوں بینڈ اور سینکڑوں منڈلیاں" شریک جلوس ہوئیں۔ ریل گاڑیوں پر اوم کے جھنڈے" نصب کئے گئے۔ قدم قدم پر" دیانند کی جے۔ ویدک دھرم کی جے" کے نعرے لگائے گئے۔ "فوجی رنگ میں مارچ" کیا گیا۔ اور پرتاپ ۱۷ر اکتوبر کے الفاظ میں آریہ" مستی میں جھومتے رہے" تقریروں میں بڑے بڑے بلند بانگ دعاوی کئے گئے۔ غرض ظاہری طور پر ہر پہلو سے اس اجتماع کو شاندار اور نظر فریب بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ آریہ سماج نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور اسے اتنی طاقت اور قوت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ اب کوئی چیز اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی۔ اور کوئی طاقت اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

حقیقت کیا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سارے شور و شر اور اس تمام دھوم دھام کے اندر ہی انکی ناکامی و نامرادی کا ثبوت موجود ہے۔ اور حقیقت بین نگاہیں صاف طور پر دیکھ رہی ہیں۔ کہ یہ طبل بلند بانگ در باطن ہیچ کا پورا پورا مصداق ہے۔

آریوں کا نیا تیرتھ

آریہ ہمیشہ یہ کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ وہ مقامات جن سے ہندوؤں کی مذہبی روایات وابستہ ہیں۔ جنہیں وُہ مقدس تیرتھ سمجھتے ہیں۔ اور جن کی زیارت وہ اپنا مذہبی فرض قرار دیتے ہیں۔ وہاں ہندو مردوں اور عورتوں کا جمع ہونا بالکل فضول ہے۔ اور اس غرض سے اپنے اموال صرف کرنا اسراف میں داخل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وُہ تیرتھ گاہوں پر ہندوؤں کے اجتماعوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اس کے خلاف شور و شر مچاتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آریہ اخبارات کورو کھشیتر میں ہندوؤں کے اجتماع کے خلاف سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے نہایت درشت الفاظ میں اس کی برائیاں پیش کر چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے اجمیر کو اپنے لئے محض اس لئے تیرتھ بنا لیا۔ کہ وہاں زہر کے ایک پیالہ نے دیانندجی کا خاتمہ کیا تھا۔ اور اس جگہ" شردھا کے پھول" چڑھانے کے لئے آریہ عورتیں اور مرد اُٹھ دوڑے۔ اس وقت نہ تو انہیں یہ خیال آیا۔ کہ تیرتھ یاترا بالکل فضول چیز ہے۔ نہ یہ یاد رہا۔ کہ کسی مقام پر مذہبی عقیدت کے ماتحت جمع ہونا ایک اغوا ہے۔ اور نہ اس بات کی پرواہ رہی۔ کہ اس قسم اور اس رنگ کا اجتماع ان کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ جہاں وُہ راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے مذہبی مقامات پر اجتماعوں کے خلاف زبان طعن دراز کرنے میں بے باک ہیں۔ وہاں اپنے اصول کو خود ہی پاؤں تلے روندنے سے بھی انہیں دریغ نہیں۔

دیانندجی کی جائے وفات کے درشن

پھر دیانندجی کی تعلیم کے ماتحت تیرتھوں کا احترام کرنا اور ان کی زیارت کے لئے جانا ان کے نزدیک مہا پاپ ہے۔ لیکن اجمیر میں جمع ہو کر سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قابل ذکر جو کام انہوں نے کیا۔ وُہ یہ تھا۔ کہ تمام کے تمام آریہ جلوس کی شکل میں اس کوٹھی تک گئے جس میں دیانندجی فوت ہوئے تھے۔ اور بالفاظ "ملاپ" (۱۲ر اکتوبر) "لوگوں نے اس کوٹھڑی کے درشن کئے جہاں رشی سورگباش ہوا تھا۔" اس کوٹھڑی میں دیانندجی کی تصویر رکھی گئی۔ اور درمیان میں ایک چارپائی بچھائی گئی تھی۔ یہ ان لوگوں کا طریق عمل تھا۔ جن کا دعویٰ ہے۔ کہ وُہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے والے ہیں۔ اور جو اس بات پر فخر کیا کرتے ہیں۔ کہ ان کے رشی نے ان کو مورتیوں کے پھندے سے آزاد کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ ہندوؤں کی بے شمار مورتیوں میں دیانندجی کی مورتی کا اضافہ کر رہے ہیں۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مورتی پوجا کی دلدل کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھے جا رہے ہیں۔

آریہ لیڈروں کی شہادتیں

ان امور کے ساتھ ہی جب بڑے بڑے آریہ لیڈروں اور سوامیوں کی اس نوحہ خوانی کو دیکھا جائے۔ جو انہوں نے آریہ سماج کی حالت زار پر کی۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ خود آریوں پر بھی یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ اب آریہ سماجی حقیقت میں ترقی نہیں کر رہے۔ بلکہ روز بروز تنزل کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ بالفاظ "ملاپ" (۱۹ر اکتوبر) "شری سوامی سرودانندجی مہاراج" نے اپنے ایڈریس میں" آریوں کو خوب کھری کھری سنائیں۔ اور فرمایا۔ کہ ان کا قدم آگے کی طرف نہیں۔ بلکہ پیچھے کی طرف معلوم ہوتا ہے۔" اور بالفاظ پرتاپ (۱۹ر اکتوبر) یہ بھی کہا۔ کہ" آریہ سماج ۵۰ سال کے عرصہ میں ہی بوڑھا ہو گیا ہے۔ آریہ لوگ بجائے ترقی کے تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔"

اس کے مقابلہ میں جب ایک شخص نے کہا۔ کہ" جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ترقی کی بجائے تنزل کر رہا ہے۔ وُہ غلطی پر ہیں۔" تو اخبار" ملاپ" کے مالک لالہ خوشحال چند خورسند نے بڑے زور شور سے اس کی تردید ان الفاظ میں کی۔ کہ:۔

"آریہ سماج کے سامنے دو بڑے خطرے ہیں۔ ایک تو مغربی لہر ہے۔ اور دوسرا یہ پکار رہے۔ کہ سدھانتوں (مذہبی اصول) کو چھوڑ دو۔ یہ دونوں بھاری خطرے ہمارے سامنے بہت سخت ہیں۔ ان کا علاج ایشور وشواس ہے جب تک ہم میں یہ وشواس نہیں آتا۔ تب تک ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اب ہم میں ایسے ناستک گھس آئے ہیں جو کہتے ہیں۔ رشی دیانندجی کو نہ مانو۔ ان کی مت سنو ..... پچاس سال تک تو پرشوں نے آریہ سماج کا کام کیا ہے۔ اب پرش (مرد) تھک سے گئے ہیں۔ آئندہ پچاس سال کے لئے اب دیویوں کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔" (پرتاپ ۲۱ر اکتوبر)

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

ظاہر ہے۔ کہ جو کام آریہ مردوں سے نہیں ہو سکا۔ اور وُہ تھک کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس کا عورتوں سے سرانجام پانا ممکن نہیں۔ اور عورتوں کے ہاتھ میں اس کی باگ دینا جہاں اپنی ناکامی کا کھلے طور پر اعتراف کرنا ہے۔ وہاں سخت خطرات اور تباہیوں کو دعوت بھی دینا ہے۔

آریہ دیویوں میں اگر آریہ سماج کو ترقی دینے اور اُسے اپنے اصول پر قائم رکھنے کی ہمت ہوتی۔ تو یہ کام اس حالت میں زیادہ عمدگی کے ساتھ ہو سکتا تھا۔ جبکہ "پرش" بھی اس کے کرنے میں مصروف تھے لیکن جب پرشوں کے مصروف عمل ہونے کی صورت میں دیویوں سے کچھ نہ ہو سکا۔ تو اب پرشوں کے تھک کر بیٹھ جانے پر دیویوں سے آریہ سماج کو ترقی دینے کی خواہش کرنا ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا لینے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

سماج کی جڑیں کاٹنے والے آریہ

ایک اور موقعہ پر ایک آریہ سکالر نے آریوں کو مخاطب کر کے کہا

"آریہ سماج کو ایک بھاری خطرہ درپیش ہے۔ یعنی اس میں ایسے آدمی گھس آئے ہیں۔ جو ویسے تو آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماج ہی ان کی پرورش کرتا اور کھانے کو دیتا ہے۔ لیکن وُہ اس کی جڑ کاٹنے کے درپے رہتے ہیں۔ شری وشو بندھو نے لکھا ہے۔ کہ دیدوں میں بھرانتی ہے۔ اگر آریہ سماج نے اُسے برداشت کر لیا۔ تو وُہ غرق ہو جائے گا۔ اگر آریہ سماج کو اپنے سدھانتوں پر وشواس اور اپنے شاستروں کے ساتھ شردھا ہوتی۔ تو کیا کبھی ممکن تھا۔ کہ سوامی ستیانند اوم نام کو چھوڑ کر رام نام کا پرچار کرتے پھرتے۔ بھائیو آریہ سماج کو ایسے دشمنوں سے بچاؤ۔ ورنہ آریہ سماج تباہ ہو جائیگا۔" (ملاپ ۲۲ر اکتوبر)

گویا آریہ سماج کا ترقی کرنا تو رہا ایک طرف۔ اسے اپنی تباہی صاف نظر آ رہی ہے۔ اور اس تباہی کے لانے والے خود آریہ سماجی ہیں۔ یعنی آریہ سماج کے اندر سے ہی ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو اُسے غرق کر دینے اور تباہی کے گڑھے میں گرا دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

آریوں کے آپس کے جھگڑے

پھر اجمیر کے ہی ایک جلسے میں جب آریہ سماجی ایک دوسرے کے خلاف لنگر لنگوٹے کس کر کھڑے ہو گئے۔ اور آپس میں دست و گریبان ہونے لگے۔ تو "مہاتما ہنسراج جی" نے بحیثیت صدر انہیں یوں مخاطب کیا۔

"جھگڑے کی باتوں کے تصفیہ کے لئے دوسری جگہیں بھی ہیں۔ اس لئے جھگڑوں کی یہاں نمائش نہ کرنی چاہئے۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔۔۔۔۔ ایسی باتوں پر الگ طور پر یا جیسے مناسب سمجھیں فیصلہ کرنا چاہئے۔ ایسے مجمعے ایسی باتوں کے لئے مناسب نہیں۔"

(پرتاپ ۱۲ر اکتوبر)

مگر اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد بھی "خوب گرما گرم بحث ہوتی رہی۔"

آریہ سماج کی موجودہ حالت اور اس کی حقیقت کے اظہار کے لئے خود ذمہ وار آریہ لیڈروں کی یہ صرف وُہ شہادتیں پیش کی گئی ہیں۔ جو اس شان و شوکت کے اظہار کے موقعہ پر انہوں نے دیں جس کا مختصر الفاظ میں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ورنہ اس بارے میں خود آریوں کا مہیا کردہ اس قدر مواد موجود ہے جس سے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا نوشتہ پورا ہو گیا

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ مذہب باوجود اس شور و شر کے جو آریوں کی طرف سے برپا کیا جا رہا ہے۔ اور جس کا مظاہرہ اجمیر میں کیا گیا ہے۔ ترقی نہیں کر رہا۔ بلکہ تنزل کے گڑھے میں گر رہا ہے اس میں زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ بلکہ روز بروز اس پر مردنی چھا رہی ہے۔ اور ضروری تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ تا وُہ نوشتہ پورا ہوتا۔ جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے آج سے کئی سال قبل دُنیا میں پیش کیا تھا۔ اور جو یہ ہے۔ کہ:۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وُہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں۔ جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وُہ نہیں جانتے۔ کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور وُہ روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے۔ اور بڑا کمال ان کا یہی ہے۔ کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقوے اور طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں۔ اور صدق و صفا کی رُوح نہیں۔ اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں۔ وُہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لیگے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے۔ اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے۔ نہ آسمان کی۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵-۶۶)

مسلمانوں کے لئے دوگونہ خوشی

یہ ہے وُہ پیشگوئی جو خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ نے جو اسلام کو دُنیا میں زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔ آریہ مذہب کے متعلق آج سے کئی سال قبل شائع کی۔ اور جس سے کئی بار خصوصیت کے ساتھ آریوں کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔ مگر وُہ اس کے مقابلہ میں کچھ نہ کر سکے۔ نہ اس کے پورے ہونے میں کوئی رکاوٹ ڈال سکے بلکہ اب خود اس کے پورے ہونے کی شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔ اس پیشگوئی کا حرف بحرف اور نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہونا مسلمانوں کے لئے دوہری خوشی کا موجب ہے۔ ایک خوشی تو اس بات کی۔ کہ آریوں کا فرقہ جو اسلام کے بدترین دشمن کی شکل میں رونما ہوا جس نے خدا تعالےٰ کے تمام برگزیدہ اور راستباز بندوں کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کو اپنا شعار بنا لیا جس نے پاکوں کے سردار سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت ارفع اور اعلیٰ شان کے لئے حد سے زیادہ بے ہودہ سرائی کر کے مسلمانوں کی بے حد دل آزاری کی۔ وُہ اب اپنی موت آپ مر رہا ہے۔ اس کے سدھانتوں سے اس کے ماننے والے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ اس کے اندر سے ہی ایسے لوگ کھڑے ہو گئے۔ جو اسے غرق کرنے اور اس کی تباہی کے سامان مہیا کرنے میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔ اور ان باتوں کا خود آریہ علی الاعلان اقرار کر رہے ہیں۔

دوسری خوشی اس بات سے ہے۔ کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہ ایک اور عظیم الشان ثبوت ہے۔ کہ اسلام کے حامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اسلام کے اس دشمن کے متعلق جو نوشتہ پیش کیا۔ وُہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ آریوں کے نمائشی شور و شر اور ان کی ظاہری دھوم دھام کو پرکاہ جتنی بھی وقعت نہ دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بیان فرمودہ ان دلائل و براہین سے کام لیتے ہوئے جو نہ صرف آریہ مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والے ہیں۔ بلکہ اسلام کے خلاف کھڑے ہونے والے تمام مذاہب کا قلع قمع کرنے والے ہیں۔ ساری دُنیا میں اسلام کا غلبہ قائم کر دیں۔

گاندھی جی کی اپنے پیرووں سے بیوفائی

گاندھی جی نے سیاسیات میں غلط رہنمائی کر کے اپنے پیرووں کو جن مصائب میں مبتلا کیا۔ ان کی افسوسناک یاد عرصہ تک باقی رہیگی لیکن ہندوستان کی تاریخ لکھنے والے گاندھی جی کے ذکر میں اس سے بھی زیادہ افسوسناک جو بات لکھنے پر مجبور ہونگے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے ان لوگوں سے نہایت ہی نازک وقت میں انتہا درجہ کی بیوفائی کی۔ جنہوں نے ان کے کہنے پر ہر قسم کے مصائب اٹھائے۔ اپنا کاروبار تباہ کیا۔ اور اب نہایت تنگی و عسرت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس بات کا عام احساس لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ پرتاپ (۳۰ر اکتوبر) یہی رونا روتا ہوا لکھتا ہے۔

"انڈین نیشنل کانگریس نے تمام لیڈروں کو جواب دیکر اپنا ناطہ مہاتما گاندھی سے جوڑا تھا۔ لیکن وُہ اسکی کشتی کو عین منجدھار میں چھوڑ کر الگ ہو گئے۔۔۔ عین اس وقت جبکہ کانگریس ایک شکست خوردہ فوج کی طرح بھٹک رہی تھی۔ اور جبکہ اُسے رہنمائی کی ضرورت تھی۔ مہاتما جی نے کہدیا کہ اب میں ایک برس تک کسی ایسے فعل کا مرتکب نہ ہونگا جس سے سول نافرمانی کی بُو آتی ہو۔ ذمہ واری کا کیسا اعلیٰ احساس ہے۔ کہ ایک تحریک جس ایک شخص کے کندھوں پر چل رہی ہو۔ وہی اُسے جواب دیکر چلتا بنے۔۔۔۔ سارا ملک ڈانواں ڈول پھر رہا ہے۔ کوئی راہ اسے نہیں سوجھتی۔" یہ اس شخص کی راہنمائی کا انجام ہے۔ جو ہندوستان کا سب سے بڑا انسان قرار دیا جاتا تھا۔ جس کی قابلیت کا اکناف عالم میں ڈھنڈورہ پیٹا جاتا تھا۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

یوم التبلیغ کے خوشکن نتائج

سلسلۂ تبلیغ جاری رکھنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳؍ نومبر ۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گذشتہ سے پیوستہ اتوار کو جو

ہمارا یوم التبلیغ

تھا۔ جہاں تک اس کے متعلق رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن جن جماعتوں نے تبلیغ کی طرف توجہ کی ہے خداتعالےٰ کے فضل سے انہیں خاص طور پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

جماعتوں میں ایک نئی بیداری

پیدا ہوگئی ہے۔ اور تبلیغ کا ایک نیا جوش ان میں معلوم ہوتا ہے پھر تبلیغ کرنے کے لئے جو دوست اپنے شہر کے لوگوں سے ملے۔ یا باہر کسی گاؤں میں گئے۔ ان سے یہ بھی پتہ لگا ہے۔ کہ بہت سی

طبائع احمدیت کی طرف مائل

ہیں۔ خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ تو ہماری جماعت کی طرف بہت راغب ہے۔ ہمارے کئی دوست مخالفوں کی مخالفت دیکھ کر گھبرا جایا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے بھی اس دن تبلیغ کی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے بھی وہی تاثرات ہوں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں تو انہیں معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ مخالفت کوئی بری چیز نہیں۔ بلکہ اچھی چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے

انسانی فطرت میں نیکی

رکھی ہے۔ اور برے سے برا کام کرتے وقت بھی نیکی اس کے ساتھ رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے۔ تو ایمان نکل کر اسکے سر پر چھا جاتا ہے۔ اور گناہ ختم ہونے پر پھر اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ انسان کی نیکی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ عام طور پر جو لوگ ہماری جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بھی

ایک قدم نیکی کی طرف

بڑھا لیتے ہیں۔ مثلاً مخالفت کرنے والا اگر دیانتدار ہو۔ تو قدرتی طور پر اُسے یہ خیال آتا ہے۔ کہ میں ان لوگوں کی باتیں سنوں۔ تاکہ انہیں جواب دے سکوں۔ اور جب وہ باتیں سنتا۔ اور تردید کرنے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر پڑھتا ہے۔ تو آخر اس کا دل خود بخود احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور اگر وہ غور و فکر سے لٹریچر پڑھتا رہے۔ تو ایک دن

احمدیت کا شکار

ہوجاتا ہے۔

پس مخالفت ہمیشہ فائدہ بخشتی ہے۔ اور کبھی بھی مخالفت سے مومن کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ خوش ہونا چاہیئے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی غنا کو دیکھتے ہوئے

دل میں خشیت

رکھنی چاہیئے۔ ڈر اور چیز ہے۔ اور خشیت اور چیز۔ ڈر ہمیشہ بزدلی پر دلالت کرتا ہے۔ مگر خشیت الٰہی ایمان پر دلالت کرتی ہے۔ پس بزدلی نہ ہو۔ لیکن خشیت اللہ ضرور ہونی چاہیئے۔

اس دفعہ دوستوں کے تجربہ سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ باوجود لوگوں کی

شدید مخالفت

کے اور باوجود اس کے کہ مولویوں اور دوسرے لوگوں نے مسلمانوں کو اکسایا اور جوش دلایا۔ یہاں تک کہ بعض جگہ یہ بھی امید نہیں تھی۔ کہ شہر کے کسی محلہ میں کوئی شخص ہماری بات سن سکے۔ پھر بھی لوگوں نے نہایت ہی توجہ اور انہماک سے ہماری باتیں سنیں۔ بلکہ بعض نے چائے وغیرہ سے خاطر تواضع کی۔ اور بڑی محبت سے باتیں سنیں

سو میں سے ایک مثال

اس قسم کی پائی جاتی ہے۔ کہ لوگوں نے مخالفت کی۔ اور ۹۹ مثالیں ایسی ہیں۔ کہ لوگوں نے غیر متوقع طور پر ہماری باتوں کو سنا۔ اور اقرار کیا۔ کہ جب آپ اس ارادہ سے آئے ہیں۔ کہ ہمیں اپنی باتیں سنائیں۔ تو آپ کی مخالفت کرنا فضول ہے۔ غرض اس دفعہ کے یوم التبلیغ سے

تین باتیں

ثابت ہوئی ہیں۔ اوّل یہ کہ قرآن مجید کی یہ بات بالکل سچی ہے کہ فطرت انسانی میں نیکی رکھی گئی ہے۔ ورنہ جس رنگ میں ہماری مخالفت شروع کی گئی تھی۔ اگر اسی طرح کی تمام لوگوں کی ذہنیت ہوتی۔ تو نہ معلوم کسقدر فساد ہوتا۔ مگر چونکہ فطرت انسانی نیک ہے۔ اس لئے تمام لوگ مشتعل کرنے والوں کے دھوکا میں نہیں آتے۔ بلکہ سمجھتے ہیں۔ کہ باتیں سننے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر اچھی بات ہوئی۔ تو قبول کریں گے۔ نہیں تو رد کردیں گے۔ پس ایک تو ہمیں یہ معلوم ہوا۔ کہ قرآن کریم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ فطرت انسانی نیک ہے۔ ہمارے مشاہدہ نے بھی اس کی تصدیق کرکے ہمارے دلوں کو مطمئن کردیا ہے۔ ایمان تو پہلے ہی مضبوط تھا۔ لیکن جس طرح

حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے کہا تھا۔ خدایا تو مردے کس طرح زندہ کرے گا۔ اور کہا تھا۔ کہ اس پر میرا ایمان تو ہے۔ لیکن میں اس لئے سوال کرتا ہوں۔ کہ لیطمئن قلبی تا مجھے مزید اطمینان ہوجائے۔ اسی طرح ہمارا قرآن مجید کے اس بیان کردہ اصل پر ایمان تو تھا لیکن ہمیں اطمینان بھی حاصل ہوگیا۔ اور معلوم ہوگیا۔ کہ یہ قانون ہمارے لئے بھی جاری ہے۔

دوسری بات

ہمیں یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ مخالفتیں جب وہ حق کے مقابلہ پر ہوں۔ ایسا اثر نہیں رکھتیں۔ کہ کامیاب ہوجائیں۔ مخالفت ہمیشہ اسی وقت کامیاب ہوا کرتی ہے جب وہ جھوٹ کے مقابل پر ہو۔ ورنہ حق کے مقابل پر مخالفت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

تیسری بات

ہمیں اس سے یہ بھی معلوم ہوئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے احمدیت

کو وہ دلائل عطا فرمائے ہیں۔ جنکا مقابلہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ کہ ہماری

جماعت کے ان پڑھ لوگ

تبلیغ کے لئے نکلے۔ اور مخالف مولویوں کا انہوں نے اس طرح مقابلہ کیا۔ کہ لوگوں کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ ان کے مولوی جواب دینے سے عاجز رہے ہیں۔ مزید فائدہ یہ بھی ہوا ہے۔ کہ جن لوگوں نے کبھی تبلیغ نہیں کی تھی۔ انہیں بھی

تبلیغ کی طرف توجہ

پیدا ہو گئی۔ اور یہ معلوم ہوا۔ کہ بہت سی طبائع احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ اگر ہم تواتر سے اس اثر کو قائم رکھیں۔ تو

تعلیم یافتہ طبقے کا بیشتر حصہ

بہت جلد احمدیت میں داخل ہو جائیگا نہ صرف اس دفعہ بلکہ ہر دفعہ کے یوم التبلیغ سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ طبائع احمدیت کی طرف مائل ہیں نقص صرف یہ ہے۔ کہ انہیں پوری طرح پیغام پہنچایا نہیں گیا۔ یا اس طریق پر پہنچایا نہیں گیا۔ جس سے فائدہ حاصل ہو عموماً لوگ اس طرح تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ محلے کے لوگوں کو باتیں سنانی شروع کر دیں۔ مگر اس طرح بہت کم کرتے ہیں۔ کہ کسی

تعلیم یافتہ مخلص اور بارسوخ آدمی

کے پاس جائیں۔ اور اسے تبلیغ کریں۔ عام طور پر ان کا سارا زور ایسے ہی لوگوں کو تبلیغ کرنے پر صرف ہو جاتا ہے۔ جن کی غرض تحقیق حق نہیں ہوتی۔ بلکہ محض بحث کرنا ہوتی ہے۔ اور ان کا مسلمان بنانے کا سارا زور شیطانوں پر صرف ہوتا ہے۔ ان لوگوں پر خرچ ہوتا ہے۔ جن کو

چھیڑ خوانی اور بحث کی عادت

ہوتی ہے۔ پس وہ سارا دن ان سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور شام کو جب گھر واپس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہم نے خوب تبلیغ کی۔ حالانکہ جن سے وہ بحث کر کے آئے ہوتے ہیں۔ وہ

شیطان کے چیلے

ہوتے ہیں۔ اور ان کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ یہ ہمارے ساتھ بحث میں الجھے رہیں۔ تا ایسے لوگوں کے پاس نہ جا سکیں۔ جو

سعادت کا مادہ

رکھتے ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں کے حلقہ سے بچ کر ان لوگوں کے پاس پہنچا جائے۔ جو

حق کے متلاشی

ہوتے ہیں۔ اور خصوصاً ایسے لوگوں سے ملنا چاہیئے۔ جو اپنے اپنے حلقہ میں اثر رکھتے ہوں

جب تک اس رنگ میں تبلیغ نہ کی جائے گی۔ اثر نہ ہوگا یوں تو اللہ تعالےٰ نے

رحمت کا ایک چھینٹا

برسایا ہے۔ اور لوگ آپ ہی آپ احمدیت میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ

اصولی طور پر

ابھی ہماری جماعت نے بہت کم تبلیغ کی ہے۔ عام طور پر ان کی وہی مثال رہی ہے۔ کہ جیسے کوئی شکاری تیر چلائے۔ اور اس کا ہر تیر خطا جائے۔ مگر اتفاقاً کوئی شکار کو بھی جا لگے۔ اور وہ گر پڑے۔ اب تک

نشانے پر پہنچنے والے تیر

بہت کم چلائے گئے ہیں۔ اس لئے سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر تیر خطا ہو کر اس قدر شکار کر سکتا ہے۔ تو نشانے پر اگر تیر لگتے جائیں تو کس قدر شکار ہوں گے۔ لوگوں کی اس تعداد اور رفتار سے جو جماعت میں داخل ہو رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتنا بڑا شکار جمع کر رکھا ہے۔ کہ ہمارے تیر خطا ہو ہو کر بھی ہزاروں کو کھینچ لاتے ہیں۔ پھر اگر

ارادہ عزم اور صحیح طریق

کے ساتھ تیر چلائے جائیں تو کس قدر کامیابی ہو سکتی ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اصولی طور پر تبلیغ کرے۔ اور اپنی طاقت کو ضائع نہ کرے۔ باقی مخالفت کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے ہم گھبرا سکیں۔ بلکہ مخالفت اگر سنجیدگی اور اخلاص سے کی جائے۔ تو مخالفت کرنے والے میں کچھ نہ کچھ دین کی محبت ضرور ہوتی ہے آج ہی مجھے تازہ ڈاک سے

گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط

ملا ہے۔ اس کے پڑھنے سے صاف طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ لکھنے والے کے دل میں دین کی محبت اور اسلام کا درد ہے جس سے مجبور ہو کر اس نے خط لکھا۔ وہ خط راولپنڈی سے آیا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے انسان کی زبان ایسی بنائی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے بعض قومیں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ اس خط کی زبان بھی ایسی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص ہزارے کے علاقہ کا ہے۔ ہمارے ایک دوست جو آج کل عربی پڑھانے پر مقرر ہیں۔ اپنی طالب علمی کے زمانہ میں جب یہاں آئے۔ تو اس وقت میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے پڑھا کرتا تھا آپ نے مجھے فرمایا میاں ان کی زبان دیکھو۔ یہ حا کو ہمیشہ خا کہیں گے الحمد للہ نہیں۔ بلکہ الخمد اللہ کہیں گے۔ اس خط میں بھی کئی جگہ خنفیہ خنفیہ لکھا ہوا ہے۔ میں حیران ہوا۔ کہ یہ کیا لفظ ہے۔ بعد میں معلوم ہوا حنفیہ کو خنفیہ لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ کے لوگ حا کو خا بولتے ہیں۔ خط لکھنے والے نے دھمکی بھی دی ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ خنفیہ جماعت۔ کا کوئی آدمی آپ کو مار ڈالے بُرا بھلا بھی کہا ہے۔ اور ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ اب جبکہ کئی آدمی ہندوؤں میں سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ اسلام کے اندر ہو کر اس کے ساتھ کیوں دشمنی کر رہے ہیں۔ اور گو خط سخت الفاظ میں لکھا ہے۔ مگر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ لکھنے والے کے دل میں سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ باقی لوگوں کا تجربہ بھی بتلاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اب سنجیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ وہ بے شک گالیاں دیں گے۔ مگر

ایک قسم کی سنجیدگی اور متانت

بھی ان میں نظر آئے گی۔ اور جو پہلے ان پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اس میں اب تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ ایک گالی دینے والا شرارتی ہوتا ہے۔ اور اس کی گالیاں اس کے دل کے

بغض و کینہ کا آئینہ

ہوتی ہیں۔ مگر ایک دوسرے کی گالیوں کا موجب بغض نہیں بلکہ محبت اور اصلاح ہوتی ہے۔ جیسے بعض ماں باپ غصہ میں اپنے بچوں کو کوستے اور گالیاں دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ ان کے دل میں بچہ سے بغض ہوتا ہے بلکہ انہیں

غصے کی عادت

ہوتی ہے۔ اور محبت کے نتیجہ میں وہ گالیاں دیتے ہیں۔ اس دفعہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بعض لوگوں نے یہ بھی مشورہ دیا تھا۔ کہ تبلیغ نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح فساد ہوگا۔ اور گو انہوں نے میرے نزدیک

خیر خواہی سے مشورہ

دیا تھا۔ اور اس روح کو ہم قابل قدر سمجھتے ہیں۔ مگر اتنی غلطی ان سے ضرور ہوئی۔ کہ انہوں نے سمجھا سارے مسلمان ظفر علی کی ٹائپ کے ہیں۔ دراصل جو شخص پاس ہو۔ اس کا انسان پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ چونکہ ان کے اردگرد

ظفر علی کی ٹائپ کے لوگ

رہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے خیال کر لیا۔ کہ سارے لوگ ہی فسادی ہیں۔ حالانکہ ہمارے تجربہ نے بتا دیا ہے۔ کہ اب مسلمانوں کی حالت بدل چکی ہے۔ اور وہ مذہبی عقائد کے متعلق باتیں سننے کے لئے تیار ہیں۔ یہ بات اگر قائم رہے۔ تو

مسلمانوں کی ترقی کا موجب

ہو سکتی ہے۔

دراصل ساری تباہیاں اختلاف کے برداشت نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہیں۔ پس علاوہ اس کے کہ اس طرح وہ ہماری باتیں سن سکیں گے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوا۔ تو انہیں ہدایت حاصل ہو جائے گی۔ ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ اس رنگ میں مسلمانوں میں

اتحاد کی صورت

پیدا ہو جائے گی۔ جب قوم کی یہ عادت ہو۔ کہ وہ اختلاف کی

باتیں نہ سن سکے۔ مخالف قوم کے لئے اس میں تفرقہ ڈالنا بہت آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ تفرقہ بے جا جوش میں آجانے والے لوگوں میں ڈالا جاتا ہے۔ جس قوم میں سنجیدگی کے ساتھ باتوں میں امتیاز کرنے اور شرافت و سنجیدگی کے ساتھ باتیں سننے کا مادہ ہو۔ اس میں تفرقہ ڈالنا ناممکن ہوتا ہے۔

پس یہ بات علاوہ احمدیت کے لئے مفید ہونے کے

مسلمانوں کے متعلق خوشخبری

بھی ہے۔ کہ ان میں اب یہ مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ دوسروں کی باتیں حوصلہ اور تحمل سے سن سکتے ہیں۔ اور اب کوئی غیر قوم مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ تفرقہ اسی طرح پڑتا ہے۔ کہ جب کسی مفسد کی کوئی بات سنی جائے۔ تو جوش میں آکر بغیر تحقیق کئے اسے درست مان لیا جائے۔ اور لٹھ لے کر دوسرے کے مقابل پر انسان نکل کھڑا ہو۔ لیکن اگر قلب میں سنجیدگی ہو۔ جب کوئی بات بیان کرے۔ تو کہے۔ اچھا میں تحقیق کروں گا۔ اگر یہ بات کہی گئی ہے۔ تو میں پوچھونگا کہ کیوں کہی گئی۔ پھر اگر میرا قصور ہوا۔ تو میں اپنی اصلاح کرلوں گا۔ اور اگر دوسرے کا قصور ہوا۔ تو اسے ملامت کرونگا تو

تفرقہ ڈالنے والا

خموش ہو کر چلا جاتا ہے۔ پس علاوہ اس کے کہ مسلمانوں میں یہ مادہ پیدا ہونے سے

ہمارے لئے سہولت

ہو گئی ہے مسلمانوں کی عام حالت کے لحاظ سے بھی یہ خوشخبری ہے۔ اور امید پڑتی ہے۔ کہ اگر یہ مادہ ان میں ترقی کرتا گیا۔ تو آئندہ فتنے ان میں نہیں اٹھیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بہت جلد ترقی کر سکیں گے۔ مگر ہمارے لئے یوم تبلیغ اپنے اندر جو سبق رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے راستہ کھول دیا ہے۔ اگر ہم توجہ کریں گے۔ تو ترقی ہوگی۔ اور اگر نہ کریں گے۔ تو نہیں ہوگی۔ یہ

یوم التبلیغ فرض ہے

اور فرض کی ادائگی ضروری ہوتی ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ انسان خدا تعالےٰ کا قرب فرائض سے نہیں بلکہ نوافل سے حاصل کرتا ہے۔ خلیفۂ وقت نے جو کہا۔ اور تم نے مانا۔ وہ تو فرض ادا ہو۔ لیکن

اللہ تعالےٰ کا قرب

نوافل سے ملتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرائض سے نوافل زیادہ رکھے ہیں۔ ظہر کے چار فرض ہیں۔ مگر آٹھ سنتیں اور نوافل الگ ہیں۔ عصر کے ساتھ یوں تو سنتیں نہیں۔ مگر نوافل کے طور پر چار رکعت پڑھ لی جاتی ہیں۔ مغرب کے وقت ۳ فرض اور دو سنتیں اور دو نفل عشاء کے وقت ۴ فرض ۲ سنتیں ۳ وتر اور پھر ۲ بیٹھ کر سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ صبح کی نماز کے وقت ۲ فرض اور ۲ سنتیں ہیں۔ مگر اس سے پہلے رات کو تہجد کے وقت آٹھ رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں۔ اور اگر اشراق کو شامل کر لیا جائے۔ تو ۲ نفل وہ ہو جاتے ہیں۔ گویا

۳۵ رکعت نوافل

رکھے گئے۔ اور یہ بھی وہ جو مسنون ہیں ورنہ ان کے علاوہ بھی عبادت کرنے کا حکم ہے۔ اس کے مقابلہ میں

۱۷ رکعت فرائض

ہیں۔ گویا نوافل دگنے سے بھی زیادہ ہیں۔ پھر فرض کی تو تعداد مقرر ہے۔ مگر نفل کی حد ہی نہیں۔ پس جب

نوافل سے قرب الٰہی

حاصل ہوتا ہے۔ تو مقامی طور پر ہر جماعت کو ہمیشہ تبلیغ کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر۔ ہفتہ وار پندرہ روزہ یا ماہوار

تبلیغ ڈے

مقرر کرکے خود بخود تبلیغ کیا کریں۔ اس طرح ثواب بھی ہوگا۔ اور لوگوں کو ہدایت بھی ہوگی۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا تھا۔ کہ یوم التبلیغ بڑھا دیئے جائیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمیں بجائے فرض میں زیادتی کرنے کے

نوافل میں زیادتی

کرنی چاہیئے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر ایک تبلیغ ڈے۔ پندرہ روز یا مہینہ کے بعد مقرر کرکے تبلیغ کیا کریں۔ کیونکہ فرض تو سب پر عائد ہوتا ہے۔ اور نوافل ہر شخص علیحدہ علیحدہ اپنی طاقت اور اپنے شوق کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔

پس جماعتوں کو

نفلی یوم التبلیغ

مقرر کرنے چاہئیں۔ بلکہ افراد بھی اپنی سہولت کے مطابق پندرہ روزہ تبلیغ ڈے مقرر کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح تمام جماعتیں اور افراد اپنے اپنے طور پر یوم التبلیغ مقرر کرکے تبلیغ کرنے لگ جائیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا ہونے لگ جائیں گے ؛

یہ خطبہ جمعہ ہر اس احمدی بھائی تک پہنچانا چاہیئے۔ جس نے یوم التبلیغ سے متعلق اپنا فرض ادا کیا۔ تاکہ اس دن حق و صداقت کا جو بیج اس نے سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں بویا اس کی آبیاری کی طرف متوجہ ہو سکے۔ اور وہ اگ کر شیریں پھل دے سکے ؛

بنگہ میں احمدیت کی شاندار فتح

مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو بنگہ میں جماعت احمدیہ اور اہل سنت مسلمانوں کے درمیان عظیم الشان مناظرہ ہوا۔ جس میں جالندھر لدھیانہ اور ہوشیارپور کے احمدی احباب بہت کثرت سے شامل ہوئے۔ قادیان دار الامان سے (۱) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ (۲) مولوی جلال الدین صاحب شمس (۳) مولوی محمد سلیم صاحب (۴) مولوی علی محمد صاحب اجمیری (۵) مولوی ظہور حسین صاحب اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے احباب تشریف لائے۔ اور تین دن تک عظیم الشان مناظرہ ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔

غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑ کی اور مولوی محمد صاحب مناظر تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس - مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد سلیم صاحب دوران مناظرہ میں احمدی علماء کے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ تہذیب اور متانت و شرافت کا پبلک پر خاص اثر تھا۔ اور غیر احمدی مناظر احمدیت کے دلائل کی تاب نہ لاکر حواس باختہ ہو رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و رحم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی ؛

۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو مناظرہ کے آخری وقت مندرجہ ذیل چار اشخاص نے اپنی بیعت کا اعلان کیا۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں

(۱) فضل الدین ولد لبھو سکنہ ستنور ضلع ہوشیارپور
(۲) سلامت ولد ڈھیرو " " "
(۳) کرم الٰہی ولد اللہ دتہ " ماہل پور "
(۴) محمد یوسف ولد اللہ بخش " گنگنہ " "

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو بعد نماز فجر جماعت احمدیہ کو جس میں ضلع جالندھر اور ضلع ہوشیارپور اور لدھیانہ کے انصار اللہ کثرت سے شامل تھے تبلیغ کے متعلق ہدایات دیں۔ اور انجمن ہائے انصار اللہ۔ بنگہ۔ سڑوعہ۔ کریام۔ کاٹھگڑھ۔ نکودر۔ چھاؤنی جالندھر۔ لدھیانہ وغیرہ کے تبلیغی رجسٹروں کا معائنہ فرمایا۔ جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی تشریف آوری کی وجہ سے تمام انصار اللہ کے دلوں میں خصوصاً اور باقی احباب کے دلوں میں عموماً تبلیغ کا ایک خاص جوش موجزن ہو گیا ہے ؛ (خاکسار فضل الدین عفی اللہ عنہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ)

پنجاب اور دوسرے علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جماعت احمدیہ کے لئے ۲۲ر اکتوبر کا جو یوم التبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا تھا اس کے متعلق موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شورکوٹ۔ احمدی دوستوں نے نہایت عمدگی سے تبلیغ کی۔ بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض معززین کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ (عبدالرحمٰن انور)

سماندھن۔ (ضلع آگرہ) ۲۲ر اکتوبر کی شام کو احمدیہ ہال سماندھن میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں مختلف اقوام کے لوگ کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ خاکسار نے "خدا تعالےٰ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی افضال احمد صاحب اور چند ملکانوں نے بھی تقریریں کیں۔ (عبدالحی)

چندر کے منگولے (ضلع سیالکوٹ) احباب نے وفود کی صورت میں جو چار چار اصحاب پر مشتمل تھے۔ ارد گرد کے دیہاتوں میں تبلیغ کی۔ لیکچر دئے۔ اور اشتہارات تقسیم کئے۔ (اللہ بخش)

چک ۳۳۔ جماعت کے افراد نے اپنے چک کے علاوہ دوسرے چکوں میں بھی تبلیغ کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج پیدا ہونے کی امید ہے۔ ایک تعلیم یافتہ دوست نے جلد بیعت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (شاہ محمد)

پشاور۔ یوم التبلیغ سے کئی روز قبل جمعیتہ العلماء سرحد اور "انجمن اشاعت اسلام پشاور" نے مخالفت شروع کردی ۲۰ر اکتوبر کو ایک پوسٹر ہمارے خلاف شائع کیا گیا۔ جس کا جواب بصورت ٹریکٹ چھپوا کر تمام شہر میں تقسیم کردیا گیا ۲۱ر اکتوبر بعد نماز مغرب جماعت کا اجلاس ہوا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب نے تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ پشاور شہر و چھاؤنی اور ارد گرد کے دیہات کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ میں تین یا چار دوستوں کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ "ندائے ایمان" تین ہزار "تبلیغ حق" ایک سو انجمن اشاعت اسلام پشاور کے پوسٹر کا جواب ایک ہزار "راہ نجات" پانچ سو۔ "کیا آنحضرت صلعم کے بعد غیر تشریعی نبوت کا قائل کافر ہے"۔ پانچ سو تقسیم کئے گئے۔ ان کے علاوہ متفرق ٹریکٹ بزبان اردو۔ پشتو۔ فارسی تقسیم کئے گئے۔ احباب کی رپورٹوں کے نتائج حسب ذیل ہیں۔ (۱) تمام احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بوڑھے۔ جوان اور بچے سب نے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ (۲) ہر جگہ لوگوں نے شریفانہ برتاؤ کیا اور اشتیاق کے ساتھ پڑھا۔ (۳) سمجھدار طبقہ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی سچی خادم جماعت ہے۔ اور تبلیغی جد و جہد میں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ (۴) خدا تعالیٰ نے علماء کی کوششوں کو جو آخری وقت تک کرتے رہے۔ بالکل ناکام رکھا (احمد گل)

شاہ مسکین۔ احباب نے تقریباً چار سو غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دو آدمیوں نے عنقریب بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔ (سید ولایت شاہ)

بن باجوہ۔ ۲۲ر اکتوبر کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (عبدالمجید)

بیگم پور۔ (جالندھر) انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور اشتہارات بانٹے گئے۔ (علی محمد)

لنگڑوعہ (جالندھر) ہر ایک احمدی نے نہایت مستعدی سے تبلیغ کا فرض ادا کیا۔ زمینداروں کو کھیتوں میں جا کر تبلیغ کی۔ سلسلہ کے اشد ترین مخالفوں کو تبلیغ کرنے میں خاص طور پر مدنظر رکھا گیا۔ (جیوے خان)

مانسہ (پٹیالہ) ۲۲ر اکتوبر کو مانسہ کے باثر لوگوں کو مسجد میں جمع کر کے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی گئی۔ اور نام نہاد مولویوں کی دھوکہ دہی سے آگاہ کیا۔ (منصب داد خان)

کیمل پور۔ جماعت کے تمام افراد نے کامیابی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ مواضعات۔ سرودالہ۔ شکر دارہ۔ مارٹی وغیرہ میں خوب تبلیغ کی گئی۔ احباب چھاؤنی نے بھی دیہات میں تبلیغ کی۔ ٹریکٹ معززین میں تقسیم کئے گئے۔ تبلیغ کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا ہے۔ (جان محمد)

احمدی پور (جہلم) احباب کو آٹھ وفود میں تقسیم کیا گیا جو دو۔ دو تین تین اصحاب پر مشتمل تھے۔ انہوں نے ۱۳ گاؤں میں علاوہ شہر جہلم کے پیغام حق پہنچایا۔ دو وفدوں نے صرف ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام کیا۔ مختلف تقسیم کردہ ٹریکٹوں کی تعداد ۶۰۰ ہوگی۔ علماء سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ (محمد عبدالغنی)

چک ۱۱۶ جنوبی (سرگودھا) تمام اصحاب نے نہایت سرگرمی سے تبلیغ کا فرض ادا کیا۔ دوسرے چکوں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ ہماری باتیں لوگوں نے غور سے سنیں اور محبت کا اظہار کیا۔ (سید علی اصغر شاہ)

چک ۹۹ شمالی (سرگودھا) احباب مختلف گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور بعض نے اپنے چک میں تبلیغ کی۔ کئی اصحاب نے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔ (سلطان احمد)

سٹروعہ (ہوشیارپور) احباب نے وفود کی شکل میں سولہ دیہات میں تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ دیہات کے لوگوں نے نہایت محبت کے ساتھ ہماری باتوں کو سنا۔ مستورات نے بجائے ایک دن کے تین دن تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ پڑھ پڑھ کر مختلف محلہ جات کی عورتوں کو سنائے۔ (علی محمد سکرٹری تبلیغ سٹروعہ)

لدھیکے نیویں (لاہور) زمیندار احمدی دوستوں نے باوجود ان دنوں عدیم الفرصت ہونے کے وفود کی صورت میں مختلف مقامات پر نہایت سرگرمی سے تبلیغ کی۔ (احمد علی)

دہلی چھاؤنی۔ احباب نے گرد و نواح کے دیہات میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ صدر میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔ (محمد عبدالرحمٰن)

کانپور۔ شہر کے مختلف علاقوں میں دوستوں نے تبلیغ کی۔ اور شہر کا کوئی حصہ خالی نہیں رہا۔ چھوٹے بچوں نے بھی تبلیغ میں پرجوش حصہ لیا۔ (ڈاکٹر بشیر احمد)

سرایا (جاوا) ۲۲ر اکتوبر۔ عرب۔ میمن۔ جاوا۔ پنجابی وغیرہ لوگوں میں تبلیغ حق کی گئی۔ بعض نے تو آج تک احمدیت کے متعلق کوئی بات نہ سنی تھی۔ خدا کے فضل سے لوگوں نے ہماری باتوں کو خوشی سے سنا۔ بعض نے سخت الفاظ بھی کہے مگر احباب نے سب کچھ بخوشی برداشت کیا۔ اس سال تبلیغی دن خدا کے فضل سے پچھلے سال سے بہت اچھا رہا۔ (ڈاکٹر عبدالغفور احمدی سرابایا)

شہر سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے یوم التبلیغ نہایت ہی شان اور احسن طور پر منایا۔ اس دن شہر سیالکوٹ میں ایک عجیب منظر دکھائی دیتا تھا۔ شہر کے قریباً ہر بازار۔ گلی کوچے اور سٹیشن پر احمدی اصحاب ہاتھوں میں ٹریکٹ اور اشتہارات لئے مصروف تبلیغ تھے احمدی خواتین نے بھی پورے جوش سے اس مقدس کام میں حصہ لیا۔ معزز غیر احمدی گھرانوں کی خواتین کو تبلیغ کی۔ شہر کے علاوہ احمدی مرد اور خواتین دیہات میں بھی گئیں۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے تین طریق سے تبلیغ کی۔ (۱) بذریعہ گفتگو۔ (۲) بذریعہ ٹریکٹ (۳) بذریعہ دعوت یعنی بعض اصحاب نے

غیر احمدیوں کو دعوت پر اپنے گھروں میں بلا کر تبلیغ کی۔ مخالفین نے بھی اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیوں نے واقعی اپنے فرض کو پورے طور پر سر انجام دیا۔ ایک مخالف مولوی صاحب نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں احمدیوں پر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ دیکھو انہوں نے کس تن دہی اور جوش اور محنت سے اپنے عقائد کی تبلیغ کا فرض سر انجام دیا۔ آج جدھر نظر جاتی۔ یہ لوگ تبلیغ میں مشغول نظر آتے۔ انہوں نے اپنا فرض پوری طرح ادا کر دیا۔ یہ بھی کہا۔ کہ یہ ایک نہایت منظم جماعت ہے۔ لیکن تم لوگ نہ منظم ہو۔ نہ اپنے علماء پر اعتبار کرتے ہو۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے قریباً چار ہزار ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے مخالف علماء نے پورے زور سے مخالفت کی۔ مگر ہمارے کسی اشتہار یا ٹریکٹ کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور یہ کہہ کر پبلک کو ٹال دیا۔ کہ ہم ان ٹریکٹوں کا صبح ہونے سے پہلے جواب دے سکتے ہیں مگر ہمارے پاس پیسے نہیں۔

ماہی میور (شملہ) میں کنگ ایڈورڈ سینی ٹوریم میں بیمار پڑا ہوں۔ اسی حالت میں یوم التبلیغ کے فرض کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام مسلمان مریضوں تک پہنچا کر تبلیغ کا فرض ادا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس امانت کو بہتر سے بہتر صورت میں ادا کرنے کی مزید توفیق عطا کرے۔

(خاکسار۔ ڈاکٹر محمد منیر امرتسری)

چک ۳۰ ۱۱/ ایل (منٹگمری) یوم التبلیغ سے قبل مختلف جگہوں پر ندائے ایمان ۳ ۔ ندائے ایمان ۱۲ ۔ مصباح تبلیغ حق وغیرہ ٹریکٹ ۳۷۰ کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ ۲۲ اکتوبر کو دوستوں کو سترہ وفود میں تقسیم کر کے مختلف اطراف میں ٹریکٹ وغیرہ دے کر روانہ کیا گیا۔ جنہوں نے کما حقہ تبلیغ کی۔ بعض غیر احمدیوں نے جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کا وعدہ کیا ہے۔

(خاکسار۔ باغ دین)

کیرنگ - (اڑیسہ) ۲۲ اکتوبر احباب نے وفود کی صورت میں سوا صنعات۔ شرداپور۔ پیکار سنگھہ۔ خورد۔ کائی پدر۔ جلنی دانگیر۔ دلائی سائی۔ ارادت ٹیرا۔ سونا کھلا۔ ارکھ اور کیرنگ میں تبلیغ کی۔ تبلیغ کا فرض انفرادی طور پر ادا کیا گیا۔ ہر جگہ "ندائے ایمان" پڑھ کر سنایا گیا۔ بعض مخالف بد زبانی سے پیش آئے۔ لیکن ہمارے دوستوں نے صبر سے کام کیا۔

(خاکسار۔ عبد الحمید)

بنگلور - بفضلہ تعالےٰ یوم التبلیغ کے موقع پر انفرادی طور پر کامیاب تبلیغ کی گئی۔ شہر اور چھاؤنی میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

(خاکسار۔ غلام احمد شرقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نے

خاتم النبیین نمبر الفضل کے متعلق کیا فرمایا

احباب سے گذشتہ دو پرچوں میں درخواست کی جا چکی ہے کہ خاتم النبیین نمبر کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔ اس تعداد کا فیصلہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشاد کو پڑھ لیں۔ جو حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اور اپنی ذمہ واری اور خاص نمبر کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جلد سے جلد پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ اس بارے میں تمام سکرٹریان جماعت احمدیہ کو الگ چٹھی بھی گئی ہے۔ امید ہے پوری توجہ سے کام لیا جائیگا۔ حضور کا ارشاد حسب ذیل ہے "میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے علاقوں میں الفضل کے خاتم النبیین نمبر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرنے کی کوشش کریں۔ تا اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار ہی شائع ہو سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ کہ ریویو دس ہزار چھپے۔ کیا ہماری جماعت میں اتنی بھی غیرت نہیں۔ کہ اس خواہش کو سال کے ایک پرچہ کے متعلق ہی پورا کر سکے۔ لاہور میں ہزار دو ہزار پرچہ کا لگ جانا کوئی بڑی بات نہیں اگر سو والنٹیر بھی ایسے ہو جائیں۔ ایسا ہی کلکتہ۔ مدراس۔ لکھنؤ دہلی اور دوسرے شہروں میں اگر کوشش کی جائے تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک جماعت کا ہر فرد اس کے لئے کوشش کرے۔ جہاں سو افراد کی جماعت ہو وہاں ہزار، جہاں دو سو ہو وہاں دو ہزار غرض جتنے ممکن ہوں۔ پرچے فروخت کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت بڑی تعداد میں اس کی اشاعت ہو سکتی ہے اس پرچہ کا بہت بڑی تعداد میں نکل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ضرورت صرف ارادہ و نظام کی ہے"۔

نصف قیمت کا اعلان

اپنے بچوں کو خوش وخرم چست اور تندرست بنانے کیلئے ہمارا ٹرائیکل خرید دیجئے ورزش سے انکے اعضا مضبوط اور صحت میں نمایاں ترقی ہوگی۔ تازہ جہاز میں مال پہنچ گیا ہے جلدی کیجئے۔ ورنہ اس قیمت پر یہ مال پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

مضبوط اسپرنگ دار سیڈل
نکل پلیٹڈ ہینڈل۔
کار آمد مڈگارڈ
اور پائیدار پیڈل
دلکش رنگ

سابقہ قیمت بیس روپیہ۔ اب ساڑھے دس روپیہ ہندوستان ہر ریلوے اسٹیشن پر فری ڈیلیوری صرف بارہ روپیہ میں دیا جائیگا۔ ہر ایک سات سال عمر سے بڑے بچوں کیلئے سائز

آرڈر کے ہمراہ ایک روپیہ پیشگی روانہ فرمائیں

بے بی گڈس سٹور بٹالہ (پنجاب)
Baby Goods Store BATALA (PUNJAB)

وصیت نمبر ۲۲۶۴

میں زینب بی بی زوجہ مرزا عمر بیگ قوم مغل ساکن قادیان۔ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ - ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ [illegible] کی ڈنڈیاں اور پچیس روپے کی لچھیاں اور دس روپے کا لونگ، اور حق مہر ۳۲ ان تمام زیورات اور حق مہر کی (۱/۷) ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے میں یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کردوں۔ وہ حصہ وصیت سے منہا کی جاوے۔

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ زینب بی بی گواہ شد۔ مرزا یعقوب بیگ ۲۵/۲ - ۱۱
گواہ شد۔ عبدالحمید برادر موصیہ ۲۵/۲ - ۱۱

دو ناطے

کنواری لڑکیاں تعلیم یافتہ جوان قوم شیخ مہدی رتے نہایت شریف خاندان احمدی کے لئے دو لڑکے برسر روزگار یا صاحب جائداد ہوں۔ ضرورت ہے درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں۔ المشتہر

مولا بخش نمبردار سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی۔ علاقہ سرگودہا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۲ء

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ اسکے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی کہ اس کی شفایابی کے لئے خدا تعالیٰ نے نہایت ہی حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفاء بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اس قسم کی بیماری دفع کرنے کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ یہی ہومیوپیتھک کا لب لباب ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کے خدام میں سے ایک ہومیوپیتھک کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہیئے۔ کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ لکل داء دواء الا الموت۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڑھ میواڑ

نومبر دسمبر جنوری کے لئے پانچ روپیہ فیصدی کی خاص رعایت صرف احمدیوں کے لئے اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا قسمت کی ناجائز شکایت ہے۔

آفتاب صداقت طلوع

ہوتے ہی کٹ پیس اور سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی تمام اشتہاری کمپنیاں ظلمت کی تاریکی میں چھپا کر ماتم کر رہی ہیں۔ کیونکہ ہمارا اعلان ہے۔ کہ ہماری کوئی شکایت ہو۔ تو اسی اخبار میں چھپوا دیں۔ کیونکہ دعو کہ بازوں سے بچنے کا یہی ایک واحد علاج ہے۔ بیکاری سے نجات کا ذریعہ صرف تجارت ہے۔ ہمارا کٹ پیس جاپانی امریکن اور انگلش اور امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ بیکار اصحاب اور پردہ نشین مستورات کے لئے یہ نہایت منافع بخش تجارت ہے۔ تجارت ہی سے مفلسی اور بیکاری دور ہوتی ہے۔ صرف پانچ ماہ کی محنت سے سال بھر کی روٹیوں سے بےفکری ہو جاتی ہے۔ خانگی ضروریات کے لئے پچاس روپیہ کے نمونہ کا بنڈل جس میں مختلف قسم کا خوشنما کٹ پیس ہوگا طلب فرمائیں۔ لسٹ مفت طلب کرکے دوسروں کی قیمت کا مقابلہ کریں زر چہارم پیشگی آنا لازمی ہے۔ ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

المشتہر۔ دی ڈچ کمرشل کمپنی بمبئی ۹

حضرت حکیم الامۃ علامہ نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول

کی شاگردی اور ان کے زیر نظر طب کرنے کے زمانہ میں آپ کے مجرب عطا کردہ نسخہ جات اور بعد میں میرے اپنے مجرب نسخے اور مختلف امراض کی ادویات کا گویا پچاس سالہ تجربہ اور عرق ریزی کے بعد میں تمام اعلیٰ درجہ کی مجرب ادویات کا اشتہار دے رہا ہوں۔ مجھے ہر مرض کے شافی علاج کا تجربہ ہے۔ ہزاروں مریضوں کو خدا تعالیٰ نے شفا بخشی۔ آپ بھی میرے لمبے تجربے سے فائدہ حاصل کریں۔ سر درد۔ بواسیر۔ دمہ۔ طاقت۔ دماغی واعصابی۔ برص۔ بانجھ پن۔ امراض چشم۔ ضعف جگر و طحال اور دیگر ہر قسم اور ہر نوع کے زنانہ و مردانہ امراض کا علاج بفضل خدا کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ادویات بمقابلہ ان کی خوبیوں اور خالص اجزاء کے بالکل برائے نام ہے۔ کیونکہ اصل غرض اشتہار سے خدمت خلق ہے۔ فرمائش کے ہمراہ مفصل حالات مرض کے آنے لازمی ہیں بوجہ عدم گنجائش صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ تقریباً ہر قسم کے مرض کا علاج بفضل خدا میرے پاس موجود ہے آپ فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے متعلقین کو بھی اطلاع دیں۔ دوائی کی قیمت بعد تشخیص دریافت حالات طے ہوگی درخواستیں بنام:۔ مطب مولوی حکیم قطب الدین۔ قادیان (پنجاب)

ایجنٹوں کی ضرورت

کارخانہ کے گلیسرین سوپ۔ نیم سوپ اور کپڑا دھونے کے صابون فروخت کرنے کے لئے ایک سفری ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جس کو معمولی تنخواہ بھی دی جائے گی۔ اور کمیشن بھی دی جائیگی۔ چونکہ ہمارے صابون ہندوستان کے بلحاظ مال وقیمت لاجواب ہیں۔ اس لئے ایک ہوشیار اور محنتی آدمی کو فائدہ اٹھانیکا نادر موقعہ ہے۔ درخواست میں کم از کم شرائط جو منظور ہوں۔ درج کرنی لازمی ہیں۔

المشتہر۔ مینجر فیڈرل سوپ فیکٹری رہتک

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر ومشہور آفاق استاد مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم دی پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس ونمونہ سبق مفت

مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب

حیرت انگیز رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸ آنے میں ملے گی

موسم سرما شروع ہوگیا۔ اکسیر اکبر۔ اکسیر البدن وغیرہ کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت ہی اچھا ہے۔

ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کے لئے کہ فی الحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائش ٹھیک ۱۳، ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی لینگے انہیں ۸ آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویہ ملیں گی محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جارہی ہے کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہوسکتی ہے۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل

۱۳ جون ۱۹۲۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کرلیں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ استعمال کرنا چاہیئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ محسوس کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ۔ نصف دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن

کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیج دی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب اور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کردیں۔"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جبکہ خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اسکی صحت مخدوش تھی۔ اور اس امر کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر۔ یاقوت وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بےچینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت بہت ہی کم یعنی ایک ماہ کی خوراک۔ قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن لیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن

فورٹ لوکہارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر چالیس سال سے تجاوز کرچکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس منحوس مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین نصف قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو عزیز سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکا تا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت ۸

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اسکے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر اس کا ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ پڑتی ہے سر درد۔ پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد معدے کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے قصہ کوتاہ قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ نصف قیمت ایک روپیہ ۲ آنہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خالص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے۔ بےچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایکماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنہ۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ متلی۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ زکام کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ میں گھی، انڈے۔ بالائی، مکھن وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے میں بھی لاجواب دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ نصف [illegible] محض ممالک کے لئے ۱۳، ۱۴ و ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے کیونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جاسکتی۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنڈت مدن موہن مالویہ کے متعلق سٹار آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ وہ ہندو مہاسبھا کی اس قرارداد کے حامی نہیں۔ کہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق ہندوؤں کا نقطۂ نظر جمعیت اقوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے جنیوا ایک وفد بھیجا جائے۔ بلکہ وہ ایک اتحاد کانفرنس منعقد کرنے کی فکر میں ہیں حالانکہ کوئی مسلم لیڈر اس قسم کے تصفیہ کے لئے اب پھر کوشش کرنے کو تیار نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ پنڈت مالویہ اب ہر لحاظ سے ہندو مہاسبھا سے باہر ہیں۔ اور اب اس پر بھائی پرمانند اور اسی قماش کے دیگر ہندوؤں کا قبضہ ہے۔

ہندوستانی اور جاپانی تجارتی وفود کی گفت و شنید کے متعلق نئی دہلی سے ۵ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ اگرچہ بعض مشکلات ابھی تصفیہ میں حائل ہیں۔ لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گفت و شنید اب اس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ طرفین کے لئے انقطاع مشکل ہے۔

کرکٹ کی مشہور برطانی ٹیم ایم۔ سی۔ سی اور نادرن انڈیا کرکٹ ایسوسی ایشن کی ٹیم کے درمیان ۴ نومبر کو لارنس گارڈنز لاہور میں میچ ہؤا۔ ایم سی سی کو ایک اننگ اور ۳۵ رنز سے کامیابی ہوئی۔

اجمیر سے ۴ نومبر کی اطلاع ہے کہ کرنل ایچ۔ ایچ تھاربرن چیف میڈیکل آفیسر راجپوتانہ و سول سرجن اجمیر کی کوٹھی پر ایک بیس سالہ نوجوان نے ملاقات کی اجازت چاہی۔ اور ظاہر کیا کہ میں سی۔ آئی ڈی کا سب انسپکٹر ہوں۔ اجازت ملنے پر جب وہ اندر پہنچا تو کہنے لگا۔ مجھے کیسر گنج پولیس سٹیشن کے سب انسپکٹر نے بھیجا ہے۔ انہیں آپ سے ضروری کام ہے دوپہر کے بعد آپ ان سے ضرور ملیں اسی اثناء میں کرنل نے دیکھا۔ کہ نوجوان قمیص کے نیچے سے کوئی چیز نکال رہا ہے۔ اتنے میں اس نوجوان نے ایک آٹھ انچ لمبے خنجر سے کرنل پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن کرنل پیچھے ہٹ گیا اور خنجر اس کے پاؤں میں جا لگا۔ کرنل نے خنجر کو قبضہ میں کر لیا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو فون کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ کوتوال اور سب انسپکٹر سی آئی ڈی موقع پر پہنچے اور حملہ آور کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے ہفتہ ہؤا ایک مقامی سکول کے عہدۂ مدرسی سے استعفیٰ دیا تھا۔

گورنر با اجلاس کونسل پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ۸ دسمبر کو پنجاب یونیورسٹی کانووکیشن کے سپیشل اجلاس جوبلی کے باعث لاہور کے تمام مقامی دفاتر۔ عدالتوں اور دیگر اداروں میں تعطیل منائی جائے۔

ڈائرکٹر ایگریکلچر پنجاب لاہور کے نام روما سے بحری پیغام موصول ہؤا ہے۔ کہ امسال آسٹریلین گندم کی پیداوار کا اندازہ ۸۴ لاکھ ۹۹ ہزار ٹن کیا جاتا ہے۔ پچھلے سال گندم کی پیداوار ۸۵ لاکھ ۳۴ ہزار ٹن تھی۔

پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی نے ضلع رہتک کی طوفان زدہ آبادی کی امداد کے لئے تین ہزار روپیہ دئے تھے۔ اس سوسائٹی کی طرف سے اب ضلع گوڑگانواں کے لوگوں کی ایک ہزار روپیہ سے امداد کی گئی ہے۔

ریاست الور۔ کوٹہ۔ حیدرآباد دکن اور حکومت ہند کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے کہ ان اشخاص کو جن کی کسی فریق کی پولیس کو ضرورت ہو ایک حکومت دوسری حکومت کے حوالے کر دے۔ اب حکومت نظام اور دربار کشمیر کے درمیان بھی اسی قسم کا معاہدہ تکمیل پذیر ہؤا ہے۔ اس معاہدہ کے مطابق ایک شخص مسمی خوشحال خاں کو جو پونچھ سے فرار ہو کر حیدرآباد میں پناہ گزین ہو گیا تھا۔ حکومت نظام نے دربار کشمیر کے حوالے کر دیا ہے۔

گوردا سپور سے ۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ وہ گورا جس نے کچھ عرصہ ہؤا ڈلہوزی میں ایک شراب فروخت کرنے والے کو محض اس لئے گولی سے ہلاک کر دیا تھا۔ کہ اس نے ادھار شراب دینے سے انکار کر دیا۔ اسے ماتحت عدالت نے سشن سپرد کر دیا ہے۔

گورنر بمبئی نے ضلع تعلقہ کنارا کا واجب الوصول مالیہ جو گیارہ ہزار روپے کے قریب تھا۔ ۵ نومبر کو معاف کر دیا۔ اور اس امر پر اظہار خوشنودی کیا۔ کہ سول نافرمانی کے رہنماؤں نے عدم ادائے محاصل کی مہم کے لئے اگرچہ اسی ضلع کو منتخب کیا تھا۔ اور تین سال تک شورش برپا رکھی تھی لیکن اب حالات روبہ اصلاح ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس سے ۴ نومبر کی اطلاع ہے کہ عربوں کے احتجاجی مظاہرہ پر فلسطین کی پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے ایک عرب جاں بحق اور ۴ مجروح ہو گئے۔ مولانا شوکت علی نے تجویز کیا ہے۔ کہ ۱۶ ر نومبر کو ہندوستان کے طول و عرض میں حکومت فلسطین کی روش کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے یوم فلسطین منایا جائے۔

فرانس کا مشہور طبیب اور مایہ ناز موجد ڈاکٹر پیرے پال رو ۴ نومبر کو پیرس میں انتقال کر گیا۔

جزیرہ مالٹا میں حکومت برطانیہ نے ایک جدید قانون نافذ کیا ہے۔ جس کی رو سے وزراء اور پارلیمنٹ کے جملہ اختیارات گورنر کو دیدئے گئے ہیں۔ دستور اساسی کے اس تعطل پر کوئی شورش و ہنگامہ رونما نہیں ہؤا۔

الہ آباد سے ۶ نومبر کی اطلاع ہے کہ صوبہ بمبئی اور مدراس کے کانگرسی اصحاب سوراجیہ پارٹی بنا کر کونسلوں میں داخل ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور یو۔ پی کے کانگرسی لیڈروں نے دیہات میں جا کر کسانوں کو منظم کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ کانگرسی اصحاب کا پہلا جتھہ جو پانچ اشخاص پر مشتمل ہے۔ اپنا بستر اور تھیلا سر پر اٹھائے ننگے پاؤں روانہ ہو چکا ہے۔ دوسرا جتھہ بھی عنقریب روانہ ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو بھی کسی جتھہ میں شامل ہونگے

ہر ہٹلر نے ۵ نومبر کو برلن میں ایک تقریر کرتے ہوئے جسے براڈ کاسٹنگ کے ذریعہ ۸۰ ہزار جرمنوں نے سنا۔ یہ کہا کہ یورپین ممالک میں ایک بار پھر سنسنی پیدا کر دی ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں جرمنی مساوات چاہتا ہے۔

سکھ چکین پور کے مقدمہ کے متعلق جس میں مسلمانوں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ جموں کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ عدالت عالیہ میں اس کی اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ علی بیگ کے مقدمہ کی اپیل بھی عنقریب دائر کی جانے والی ہے۔

کپاس کا نرخ امرتسر میں ۶ نومبر کو حسب ذیل تھا۔ کپاس ۴ روپے ۶ر۔ روئی ۱۲ روپے۔ بنولے ایک روپیہ ۱۲ر۔

وکٹوریہ جہاز کے ذریعہ ۶ نومبر کو شہزادہ معظم جاہ بہادر (حیدرآباد) ان کی بیگم صاحبہ۔ وزیر اعظم حیدرآباد کے فرزند کرشنا سوامی۔ ڈاکٹر انصاری اور ڈاکٹر مونجے انگلستان سے بمبئی پہنچ گئے۔

سر سکندر حیات قائمقام گورنر پنجاب نے ... کا دورہ کرتے ہوئے ۶ نومبر کو ایک گارڈن پارٹی کے موقع پر باشندگان پشاور کی اس دیرینہ آرزو کے جواب میں کہ اسلامیہ کالج پشاور کو یونیورسٹی میں منتقل کر دیا جائے۔ کہا کہ سرحدی پٹھانوں کی یہ آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ اگر صاحبزادہ سر عبدالقیوم وزیر تعلیم ایک دفعہ پھر مضبوطی اور استقلال سے اس طرح جنگ کے لئے میدان میں اتر آئیں۔ جس طرح صوبہ سرحد کے لئے اصلاحات کے مطالبہ میں اترے تھے۔ آپ نے سرحدی پٹھانوں کو یہ بھی یقین دلایا۔ کہ ان کی صرف ایک دن کی ملاقات نے انہیں اپنا بہترین دوست اور ہمدرد بنا لیا ہے۔

سر آغا خاں کے متعلق "ٹریبیون" کے نامہ نگار کو معلوم ہؤا ہے۔ کہ وہ جائنٹ کمیٹی کے اختتام کے بعد ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی